

**207360-خاوند نے بیوی کیساتھ خوش طبی کی تو بیوی نے اسکے لئے جماعتکا موقع فراہم کیا تاکہ اُسی کاروزہ ٹوٹے اور گناہ کار بھی ہو! تو کیا ایسی صورت میں بیوی کاروزہ بھی ٹوٹ جائے گا؟**

### سوال

سوال : ایک عورت کیساتھ اسکے خاوند نے رمضان کے میں فجر کے بعد خوش طبی شروع کر دی، عورت نے خاوند سے کہا : "مجھے مت چھیڑو، کہیں روزہ خراب نہ ہو جائے" لیکن اسکے باوجود خاوند اپنے کام میں جاری رہا، [نگ آکر] خاوند کی طرف اپنی کمر کر کے اُسے اسکے حال پر چھوڑ دیا، اور دل میں سوچنے لگی : "اس نے جو کرنا ہے کر لے، میرا روزہ ٹوٹ گیا تو اسے ہی گناہ ملے گا" لیکن جس وقت دل میں یہ بات اس نے سوچی، تو خاوند نے بھی کچھ نہیں کیا۔

عورت نے جب مذکورہ بالا بات سوچی تو اسکا مطلب صرف یہ تھا کہ، گناہ خاوند کو ہی ہو گا، یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ خود روزہ توڑ دے، یا کہا، پی لے؛ اب مجھے ڈر ہے کہ جو کچھ میں نے [دل میں] کہا اسکی وجہ سے میرا روزہ نہ ٹوٹ گیا ہو، تو کیا واقعی اسکی وجہ سے میرا روزہ ٹوٹ گیا ہے یا وہ صرف زبانی کلامی بات تھی؟

مذکورہ بات کی وجہ سے روزہ ٹوٹ گیا ہے یا باقی ہے، ہر دو کے بارے میں تفصیل سے جواب چاہتی ہوں۔

اسی طرح میں اپنی حالت کے بارے میں یہ بھی وضاحت چاہتی ہوں کہ مجھے روزے کی نیت یا روزے کے درست ہونے کے متعلق وسوے آتے ہیں۔

### پسندیدہ جواب

#### اول :

جو شخص روزے کی حالت میں پختہ عزم و ارادے اور بغیر تردود کے ساتھ روزہ توڑنے کی نیت کر لے تو صحیح موقف کے مطابق اسکا روزہ ٹوٹ جائے گا، چاہے اپنی نیت کو بعد میں تبدیل ہی کیوں نہ کر لے، اسے اس دن کاروزہ دوبارہ لازمی رکھنا ہو گا۔

ہاں اگر روزہ توڑنے کے بارے میں مترد د تھا، یا کسی معاملے کے ساتھ روزہ توڑنے کو مغلظ رکھا، مثلاً : [یہ کے] اگر مجھے کھانے پینے کی کوئی چیز ملی تو میں روزہ کھول لوں گا، لیکن اسے کوئی کھانے پینے کی چیز نہیں ملتی، تو اسکا روزہ درست ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا :

"ایک شخص رمضان میں روزے کیساتھ سفر پر ہے، اس نے روزہ کھولنے کی نیت کر لی، لیکن اسے روزہ کھولنے کے لیے کوئی چیز نہ ملی، تو اس نے نیت تبدیل کر لی، اور روزہ پورا کر دیا، تو یہ اسکا روزہ صحیح ہے؟"

تو انہوں نے جواب دیا :

"اسکا روزہ صحیح نہیں، اور اسے اسکی قضا دینا ہو گی؛ کیونکہ جب اس نے روزہ کھولنے کی نیت کی تھی تو اس کاروزہ اسی وقت کھل گیا تھا۔"

لیکن اگر وہ یہ کہتا کہ : "اگر مجھے پانی مل گیا تو میں پی لوں گا ورنہ میں روزہ کی حالت میں ہی رہوں گا" اور اسے پانی نہ ملا، تو اس کا روزہ صحیح ہے، کیونکہ اس نے اپنی نیت نہیں توڑی، کیونکہ اس نے روزہ کھولنے کو کسی کمانے پیغام دیا تھا، اور وہ چیز میں ہی نہیں، تو اسکی پہلی نیت ہی برقرار رہی "انتہی"

"لقاء الباب المفتوح" (29/20)

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ جو آپ سے ہوا ہے وہ دوسری قسم سے متعلق ہے، یعنی : آپ نے اپنا روزہ توڑنے کو خاوند کے مزید آگے بڑھنے پر متعلق کیا تھا، جبکہ خاوند آگے نہیں بڑھا، کیونکہ روزہ توڑنے کی نیت اور چیز ہے، جبکہ نیت کو کسی غیر موجودہ چیز سے متعلق کرنا الگ چیز ہے، اور دونوں کا حکم الگ الگ ہے۔

چنانچہ مذکورہ تفصیل کے بعد : آپ کا روزہ درست ہے، آپ پر اسکی قضا لازم نہیں ہے۔

اور اگر آپ نے روزہ توڑنے کی نیت کر لی تھی، یا ب آپ کے ذہن میں غالب گمان یہی ہے کہ آپ کی ایسی ہی نیت تھی، تو اس صورت میں آپ کا روزہ ٹوٹ چکا ہے، اور اس دن کی ہتھیار آپ کو دینا ہو گی۔

چنانچہ اگر آپ کے دل میں اسکے متعلق کوئی کھٹکا لگا رہے، اور روزوں کے بارے میں مخاط اقدام کرتے ہوئے اس دن کے روزے کی قضا دے دو تو ان شاء اللہ یہ بہتر ہو گا۔

آپ سوال نمبر (95766) کا جواب بھی ملاحظہ کریں۔

اور اگر نیت یا [کسی بھی] عبادت کے درست ہونے کے متعلق وسو سے بار بار آتے ہوں، تو ایسے دن کا روزہ دوبارہ مت رکھیں، اور یقین کر لیں کہ آپ کا روزہ درست تھا، آپ و سوسوں سے جتنا ہو سکے دور رہیں، کیونکہ یہ ایک بڑی خرابی کا باعث بنتا ہے، اور اس وقت تک انسان کا چچا نہیں چھوڑتا جب تک انسان کی عبادت اور مکمل دین غارت نہ ہو جائے۔

اور اس سے پہلے بھی ویب سائٹ پر متعدد مقامات میں وسوسوں کے پیچھے لکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

دوم :

دوران روزہ مرکلیتے اپنی بیوی کی ساتھ مباشرت، بوس و کنار وغیرہ جائز ہے، بشرطیکہ کہ جماع یا منی خارج کرنے سے اپنے آپ پر کنٹرول رکھتا ہو۔

اس کلیئے آپ سوال نمبر : (49614) کا جواب ملاحظہ کریں۔

سوم :

کسی خاتون کلیئے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے خاوند سے حرام کام کا ارتکاب کروانے کی کوشش کرے، یا خاوند کے حرام کاموں پر راضی رہے؛ بلکہ بیوی پر ضروری ہے کہ ابھی استطاعت کے مطابق اسے روکے اور منع کرے، اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جو کوئی بھی تم میں سے برائی دیکھے تو اپنے ہاتھ سے روکے، اور اسکی طاقت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے، اور اگر اسکی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل میں براجانے، اور یہ ایمان کی کم و ترین حالت ہے) مسلم (49)

چنانچہ آپ کی جانب سے خاوند کو حرام کام کرنے کلیئے کھلی چھوٹ دینا، تاکہ اسے رحمت بھرے میں اللہ کے عذاب اور گناہ کا سامنا کرنا پڑے، یہ بھی حرام ہے، اور اللہ کی نافرمانی میں ڈالنے کی کوشش ہے، یا [کم از کم] اس پر [اظہار] رضامندی ہے؛ چنانچہ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کتے ہیں :

"جو شخص کسی کو رمضان میں کھاتے پیتے دیکھنے والے کو علم ہو کہ وہ روزے دار ہے تو اس پر روزے دار کو کھانے پینے سے روکنا واجب ہے، کیونکہ وہ توجہوں کر کھا رہا ہے، اور اسی بناء پر اسے معدود رسم بھا جائے گا، لیکن دیکھنے والا شخص تو نہیں بھولا، [اس لئے دیکھنے والے پر روکنا واجب ہے] کیونکہ ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (نیکی اور تنقی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو) المائدہ/2" انسی

"اللقاء الشهري" (44/70) مکتبہ شاملہ کی ترتیب کے مطابق

لہذا اگر کہ کسی پر روزے دار [کے روزہ کی حفاظت] واجب ہے؛ تو خاوند کے روزے کی حفاظت کتنی واجب ہو گی؟ یعنی خاوند کے بارے میں مزید تاکید ہو گی، اور خاوند کا حق آپ پر زیادہ بنتا ہے۔

اس لئے آپ تو بہ استغفار کریں، اور آئندہ اس قسم کی غلطی کا ارتکاب مت کرنا، بلکہ آپ کو اپنے خاوند کیلئے دین و دنیا کے ہر معاملے میں ہترین مددگار ثابت ہونا چاہئے، چنانچہ جب بھی آپ اپنے خاوند کو کسی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کرتے دیکھیں تو آپ اسے روکیں، اور اللہ کی یاد دلائیں۔

واللہ اعلم.